Regd No L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم یک شنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۳	۲۴ شہادت ۱۳۲۸ ھش	۲۴ اپریل ۱۹۴۹ء	نمبر ۹۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دردِ شکم کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی علالت

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج بخار ۹۹۰۶ رہا۔ صبح کے وقت کچھ ضعف سا تھا۔ باقی دن بھر طبیعت خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ قلبی کیفیت بھی خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

سوڈان میں قحط پھیلنے کا خطرہ :۔ خرطوم ۲۳ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے سوڈان کے مشرقی صوبوں میں ایک ہزار ٹن مکئی روانہ کی ہے۔ جہاں سے قحط پڑنے کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ مستقبل میں ملک کے دوسرے حصوں میں بھی قحط پھیل جانے کے خطرہ کے مدنظر احتیاطی تدابیر

ہندوستانی علاقے کے کشمیری مسلمان آزاد علاقے کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے

روزانہ ہزاروں کی تعداد میں مہاجرین آزاد کشمیر پہنچ رہے ہیں

راولپنڈی ۲۳ر اپریل۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ جموں و کشمیر کے ان علاقوں سے جو ہندوستان کے قبضہ میں ہیں۔ مسلمان بڑے پیمانے پر نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ ان کے نکلنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کی حکومت کے مظالم دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ نیز وادیٔ کشمیر با قحط کے آثار بہت زیادہ نمایاں ہو گئے ہیں۔ ہر روز مہاجرین ہزاروں کی تعداد میں آزاد کشمیر کے علاقہ اور پاکستان میں آ رہے ہیں۔ آنے والوں میں بعض ایسے لوگ بھی شامل ہیں۔ جو پہلے شیخ عبداللہ کے بہت حامی تھے۔ لیکن جب انہوں نے نہ ختم ہونیوالے مظالم کا ایک لمبا سلسلہ دیکھا۔ تو ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور وہ آزاد کشمیر کے علاقوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔

جماعت احمدیہ علوم و فنون کی ترقی کے سلسلے میں نہایت اہم خدمت سرانجام دے رہی ہے

تحقیق علوم کے متعلق قرآنی نظریہ کی وضاحت

(از ڈاکٹر مظفر الدین قریشی)

لاہور ۲۳ر اپریل۔ آج شام فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے اقبال احمد صاحب ایم۔ ایس سی کے اعزاز میں الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ اقبال احمد صاحب انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے سائنس کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے سلسلے میں انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں تحقیق علوم کے متعلق قرآنی آیات سے استنباط کرتے ہوئے نہایت لطیف پیرائے میں روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا۔ تحقیق کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان اس میں غرق ہو جائے۔ لیکن یہ استغراق فنا کی حیثیت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ اس محویت کے نتیجہ میں نئی باریکیاں اور مخفی راز منکشف ہو جائیں پھر یہ محویت اور راز ہائے سربستہ کا انکشاف محض ذاتی چسکے اور ذہنی تعیش تک ہی محدود نہ ہو۔ بلکہ یہ اس طریق پر محفوظ ہو جائے کہ دنیا اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور اٹھاتی رہے تا جب آئندہ نسل تحقیق کے لئے میدان میں نکلے۔ تو اسی مرحلہ سے آگے قدم اٹھائے۔ کہ جس مرحلہ تک گزشتہ نسل ترقی کر چکی تھی۔

تحقیق و تدقیق کا یہ قرآنی اصول بیان فرمانے

(باقی صفحہ پر)

دولت مشترکہ کے مدبرین کے درمیان

غیر رسمی ملاقاتیں

لندن ۲۳ر اپریل۔ دولت مشترکہ کے جو مدبر وزراء اعظم کی کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے آج کل یہاں جمع ہیں۔ وہ انفرادی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ غیر رسمی ملاقاتوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ آج صبح پاکستان کے وزیراعظم خان لیاقت علی خاں نے کینیڈا کے وزیر خارجہ سے غیر رسمی ملاقات کی۔ نیز وہ آسٹریلیا کے وزیراعظم مسٹر چیفلے سے بھی ملے۔ برطانیہ کے دولت مشترکہ سے متعلق امور کے سیکرٹری مسٹر نوئیل بیکر پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں سے ملنے گئے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ یہ غیر رسمی ملاقاتیں اتنی ہی اہمیت کی حامل ہیں۔ جتنی کہ خود اصل کانفرنس اہمیت رکھتی ہے۔

نشریات کے پروگرام میں تبدیلی

لاہور ۲۳ر اپریل۔ کنٹرولر آف براڈکاسٹنگ مسٹر زیڈ اے بخاری ہوائی جہاز کے ذریعے ۲۷ اپریل کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔ آپ ۲۸ر اپریل کو ریڈیو پاکستان لاہور کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ اس اجلاس میں براڈکاسٹنگ کی بعض نئی سکیموں کے علاوہ اس امر پر بھی غور و خوض کیا جائیگا۔ کہ نئے حالات کی روشنی میں نشریات سے متعلق ریڈیو پاکستان لاہور کے موجودہ پروگراموں میں کیا کیا مناسب تبدیلیاں کی جائیں۔ کیونکہ پروگراموں کو

ایرانی سفیر کا ورودِ کراچی

کراچی ۲۳ر اپریل۔ ایرانی سفیر برائے پاکستان نے آج کراچی پہنچنے پر ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ایرانی عوام کے دلوں میں پاکستان کے لوگوں کے لئے محبت اور دوستی کے جذبات موجزن ہیں۔ وہ پاکستان کے ہر فرد کو اپنا بھائی تصور کرتے ہیں۔ ان دونوں اسلامی ملکوں کے درمیان جو دوستانہ تمدنی اور تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ میں انہیں اور زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کرونگا۔

خواجہ عبدالرحیم کے خلاف مقدمے کا آخری فیصلہ ابھی نہیں ہوا

تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ فیصلے کے بعد شائع کیجائیگی

لاہور ۲۳ر اپریل۔ حکومت مغربی پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آنریبل چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ سے مشورہ کے بعد ہز ایکسیلینسی گورنر بہادر نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ خواجہ عبدالرحیم کے خلاف الزامات کی تحقیقات پر مقررہ کمیشن کی رپورٹ کو آخری فیصلہ ہو جانے پر شائع کر دیا جائے۔ غلطی سے کمیشن کی رپورٹ جمعرات ۲۱ر اپریل ۱۹۴۹ء کو اخبارات میں بھیج دی گئی۔ لیکن اسے فوراً ہی واپس لے لیا گیا۔ چونکہ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی فیصلہ عمل میں نہیں لایا گیا تھا۔ فیصلہ ہونے پر رپورٹ من و عن شائع کی جائے گی۔

شنگھائی میں جنگی صورتحال کا اعلان

شنگھائی ۲۳ر اپریل۔ چین میں کمیونسٹوں کی یلغار پوری قوت کے ساتھ جاری ہے۔ "ووہو" اور نانکنگ کے درمیان نیشنلسٹوں کی طرف سے مقابلہ ختم ہو جانے کی وجہ سے ان کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور اب وہ شنگھائی کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

آزاد کشمیر میں موجودہ نظام تعلیم کو بدلنے کے لئے نئی سکیم مرتب کی جارہی ہے

لاہور ۲۳ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت آزاد کشمیر کے ڈائرکٹر تعلیم موجودہ نظام تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں کرنے کے سلسلے میں ایک نئی سکیم مرتب کر رہے ہیں۔ کیونکہ نئے حالات میں ڈوگرہ حکومت کے فرسودہ نظام تعلیم کو جلد سے جلد بدل دینا نہایت ضروری ہے۔ نئی سکیم کو بروئے کار لانے میں تو کچھ وقت لگے گا۔ اس لئے فی الحال یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کے موجودہ تعلیمی نصاب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مناسب تبدیلیوں کے بعد اسے ہی فوری طور پر رائج کر دیا جائے۔ چنانچہ محکمہ تعلیم نے جملہ ناشرین کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر وہ اپنی کوئی کتاب حکومت آزاد کشمیر کے علاقے میں بطور نصاب لگوانا چاہیں۔ تو اسکی دو کاپیاں ۲۸ر اپریل ۱۹۴۹ء سے قبل ڈائرکٹر تعلیم آزاد کشمیر گورنمنٹ مظفر آباد براستہ راولپنڈی کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ فی الحال پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کے لئے کتب کا انتخاب کیا جائیگا۔ وشاف رپورٹر)

۴ وقت کے نئے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا نہایت ضروری ہے۔ مسٹر بخاری بعد میں لاہور سے پشاور جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہاں بھی آپ ریڈیو پاکستان پشاور کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت فرمائینگے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

پاکستان دولت مشترکہ کے تخیل کی حمایت کرتا رہے گا

لندن ۲۲ اپریل۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کے متعلق توقع ہے۔ کہ وہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے پہلے ابتدائی اجلاس میں جو آج صبح نمبر ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ کے گورنمنٹ روم میں شروع ہو رہا ہے بہت کم بولیں گے۔

ڈاؤننگ سٹریٹ کے اجلاس سے کچھ ہی دیر پہلے ایک ذمہ دار فرد نے کراچی میں انٹرویو دیتے ہوئے سٹار کو یوں صورت حال بتلائی کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ہم یہاں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی تجاویز درحقیقت کیا ہیں۔ جب یہ ہمیں معلوم ہو جائیں گی اس وقت ہم اپنی صورت حال پر غور کریں گے۔ پاکستان ہمیشہ سے دولت مشترکہ کے تخیل کی حمایت کرتا رہا ہے۔ اور اس تخیل میں ابھی تک کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔

کانفرنس کے امور کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کرنے کے لئے مسٹر لیاقت علی خاں فوری طور پر دعوتیں قبول نہیں کر رہے ہیں۔ ان کی ڈائری میں آج کے لئے یہ جملہ لکھا تھا۔ "ڈاؤننگ سٹریٹ ابتدائی اجلاس"۔ توقع ہے کہ وہ آج شب کلریج میں چوہدری ظفر اللہ خان اور اپنے دوسرے مشیروں سے طویل صلاح و مشورہ کریں گے۔ (اسٹار)

ہندوستان میں پناہ گزینوں کی نو آبادیاں قائم کرنے کی سکیم

دہلی ۲۲ اپریل۔ دہلی میں جن خانماں برباد لوگوں کے نام مقررہ وقت کے اندر درج ہو چکے ہیں۔ ان کو رہائش کی جگہ مہیا کرنے اور تعمیر مکان کی حوصلہ افزائی کرنے کی پالیسی کے ماتحت وزارت بحالیات نے نئی دہلی۔ ملکہ گنج اور نظام الدین میں آبادیاں بسانے کی سکیمیں شروع کر رکھی ہیں۔ ان کے علاوہ وزارت اس امر پر بھی غور کر رہی ہے۔ کہ کیلا گڑھی میں چھ ہزار۔ اور جنگ پورہ میں چھ سو چالیس قطعات اراضی مکانوں کے لئے تیار کئے جائیں۔ یہ مقامات بھوگل کی طرف نظام الدین کے قریب واقع ہیں۔ وزارت کی پالیسی یہ ہے کہ جو خانماں برباد لوگ پاکستان میں ایک ہی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ ان کو پاس پاس کے رقبوں میں قطعات الاٹ کئے جائیں۔ اس لئے خیال یہ ہے کہ جنگ پورہ کا علاقہ سندھ سے آئے ہوئے بے گھر لوگوں کے لئے۔ کالکا جی کے قطعات شمال مغربی سرحدی صوبہ سے آئے ہوئے اور باقی نصف بہاولپور اور بلوچستان سے آئے ہوئے بے گھر پناہ گزینوں کے لئے مخصوص کئے جائیں گے۔ اس سکیم کے مطابق کافی پلاٹ لوگوں کو تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت زیادہ درخواستیں پڑی ہوئی ہیں۔

ان سکیموں کے ماتحت الاٹمنٹ کے وقت ان ہی بے گھر لوگوں کو ترجیح دی جائے گی جن کے نام مقررہ تاریخوں کے اندر دہلی میں درج ہو چکے ہیں۔ اور جنہوں نے کوآپریٹو ہاؤس سوسائٹیاں بنائی ہیں۔ (اورس)

میجر جنرل رضا کا فوج سے خطاب

راولپنڈی ۲۱ اپریل۔ پاکستان فوج کے ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جنرل رضا نے پاکستان ملٹری پولیس کو ر سے خطاب کرتے ہوئے کہا پاکستانی فوج میں ہمارا کام بہت اہم ہے۔ ہم نے اب تک جو خدمات انجام دی ہیں ہمیں ان پر بجا طور پر فخر ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب ہم بے فکر ہو کر بیٹھے رہیں۔ پاکستانی فوج میں ضبط و نظم کا معیار بلند کرنے کے لئے ہمیں اپنی کوششیں بدستور جاری رکھنی چاہئیں۔

میجر جنرل رضا نے ملٹری پولیس کور کو پاکستانی فوج کی ضبط و نظم بہتر کرنے پر مبارکباد دی۔ اور کہا پاکستان کے قیام کے بعد آپ کی ذمہ داری دو چند ہو گئی ہے۔ کیونکہ فوج کو جدید طریقوں سے ترتیب دی گئی ہے۔ آپ کا نصب العین تابعیت۔ غیر جانبداری اور ہوشیاری سے کام کرنا ہونا چاہیئے۔

انجمن مہاجرین کشمیر کی کنونشن

انجمن مہاجرین جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے زیر اہتمام نمائندگان جموں و کشمیر کی کنونشن بروز اتوار بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل ۱۹۵۰ء بمقام برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ لاہور منعقد ہوگی۔ جس میں استصواب رائے کو کامیاب بنانے اور مہاجرین جموں و کشمیر کی تکالیف کے ازالہ پر غور و خوض کیا جائے گا۔

داخلہ بذریعہ پاس ہوگا

ربوہ کا مقامی امیر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے جماعت احمدیہ کا مقامی امیر ابھی ۱۰ اپریل تک کے لئے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

انگلستان کو روانگی

مکرم اقبال احمد خان (ایم۔ ایس سی) بنگالی فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مورخہ ۱۶ اپریل بروز اتوار صبح ۹ بجے بذریعہ کراچی میل لاہور سے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے روانہ ہوا ہے گئے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ الوداع فرمائیں۔ عبدالاحد عفی عنہ

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور

الحمد للہ

مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب بی۔ اے واقف زندگی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حکومت کی طرف سے انہیں بطور مبلغ اسلام امریکہ میں مستقل رہائش اختیار کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو امریکہ میں اسلام کی بیش از بیش خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو پہلے سے زیادہ شاندار کامیابی عطا کرے اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ وکیل التبشیر تحریک جدید

دورہ انسپکٹران تحریک جدید

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب انسپکٹر تحریک جدید کو جماعت احمدیہ کراچی اور جماعت ہائے سندھ۔ چوہدری فضل حسین صاحب کو جماعت احمدیہ لاہور و لاہور چھاؤنی اور میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر تحریک جدید کو گوجرانوالہ و ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کے دورے کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ جملہ سیکرٹریان جماعت اور احباب پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

غذا کے بارے میں سر رابرٹ ہچنگز کی رپورٹ

کراچی ۲۲ اپریل۔ توقع ہے کہ غذائی معاملات میں حکومت پاکستان کے مشیر سر رابرٹ ہچنگز جو کسی کام سے دہلی اور بمبئی تشریف لے گئے تھے۔ انگلستان کو واپس جاتے ہوئے کراچی میں مئی کے اول ہفتہ میں پہنچیں گے۔ خیال ہے کہ روانگی سے قبل موصوف کو اپنی رپورٹ کے بارے میں حکومت پاکستان کے افسران اعلیٰ سے بات چیت کرنے کا موقع ملے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت خوراک زراعت و صحت کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر ایچ اے۔ ایم۔ اے وحیٰی نے مشرقی پاکستان کا مسئلہ خوراک پر ایک مفصل اور ہمہ گیر تبصرہ کیا تھا اور اس پر سر رابرٹ نے بھی غور کیا ہے۔

سر رابرٹ تقریباً ۹ مارچ کو کراچی تشریف لائے۔ آپ نے کچھ دن دارالحکومت میں قیام فرمایا۔ اس کے بعد مسٹر اے۔ ایم۔ خان کے ہمراہ (جنہیں موصوف کی امداد کے لئے متعین کیا گیا تھا) آپ نے مغربی پنجاب۔ شمال مغربی صوبہ سرحد کا دورہ کیا۔ سر رابرٹ نے تقریباً ایک ہفتہ مشرقی پاکستان میں بھی قیام کیا۔ اور حکومت کے غور کرنے کے لئے رپورٹ پیش کی۔

دمشق اور بغداد کے درمیان ریلوے

دمشق ۱۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق دمشق اور بغداد کو ایک ریلوے لائن سے ملانے پر عنقریب گفت و شنید شروع کرنے والی ہے۔ (اسٹار)

روزنامہ الفضل
۲۴ اپریل ۱۹۵۱ء

کیا یہ مسلم لیگ کا قصور ہے؟

پچھلے دنوں احراریوں نے لاہور میں ایک کانفرنس منعقد کی تھی۔ اس کانفرنس میں ان کے بڑے بڑے لیڈروں نے سر جوڑ کر فیصلہ کیا تھا۔ کہ مجلس احرار کو سیاسی لحاظ سے توڑ دیا جائے۔ اور سب احراری مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ بڑے طمطراق سے ایک ریزولیوشن بھی اس مطلب کا پاس کر دیا گیا تھا۔ لیکن جہاں تک عمل کا تعلق ہے شائد اس ریزولیوشن پر آجتک عمل نہیں کیا گیا۔ مجلس احرار اسی طرح قائم ہے۔ پہلے کی طرح ان کے سب کاروبار جاری ہیں۔ احراریوں کا ترجمان اب روزنامہ آزاد پہلے کی طرح ہی احراریوں کا ہی ترجمان کہلاتا ہے۔ اور جو جلسے وغیرہ بھی کئے جاتے ہیں۔ وہ مجلس احرار کے نام پر ہی کئے جاتے ہیں۔ الغرض یہ گروہ اسی طرح ایک الگ تھلگ گروہ چلا آتا ہے جس طرح ریزولیوشن منظور ہونے سے پہلے الگ تھلگ تھا۔ اس کی وجہ خواہ کچھ بھی ہو۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مجلس احرار نے اپنے ٹوٹنے اور مسلم لیگ میں مدغم ہو جانے کا کوئی عملی ثبوت پیش نہیں کیا۔ ممکن ہے اکا دکا کوئی احراری مسلم لیگ کا ممبر بن گیا ہو۔ لیکن مجلس احرار عملاً ابھی تک مسلم لیگ سے جداگانہ ہستی قائم رکھے ہوئے ہے۔ اور اس کی پہلی پوزیشن میں اب تک کوئی فرق نہیں پڑا

یہ معاملہ اسی طرح چلا جاتا تھا کہ چند دن ہوئے لائل پور میں کچھ مسلم لیگیوں نے مسلم لیگ کے اندر ہی ایک ترقی پسند گروپ کی بنیاد رکھنی چاہی۔ اور ایک جلسہ بھی منعقد کر ڈالا۔ جس میں کچھ تجویزیں منظور کی گئیں اس گروپ نے اب تک کیا کیا ہے۔ اور کس قدر ترقی کی ہے۔ ہمیں اس کا کچھ حال معلوم نہیں۔ اور نہ ہم اس کے متعلق اس وقت کچھ عرض کرنے بیٹھے ہیں۔

جلسہ کے دوران میں ایک واقعہ ہوا تھا۔ جس کا تعلق ایک پرانے احراری سے تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلم لیگ نے اس ترقی پسند گروپ کے اس احراری لیڈر کو قبول نہ کیا۔ اور اس کی شمولیت کی اجازت نہ دی

اس واقعہ پر ایک معاصر کو جو موقعہ ملا۔ تو اس نے مسلم لیگ کی رواداری پر ایک چھوٹا سا وعظ فرما دیا۔ اور سمجھانے اس لگے کہ وہ احراری لیڈر کی ناکامی کی ذمہ داری صرف اس ترقی پسند گروپ پر ڈالتا۔ معاصر نے تمام مسلم لیگ کو ہی رگڑ کر رکھ دیا۔ اور اس کی غیر روادارانہ روش کی دل کھولکر مذمت کی. حالانکہ غور کرنے والی بات یہ تھی۔ کہ مسلم لیگ کا یہ ترقی پسند گروپ بھی جو دراصل لیگ میں انتشار پیدا کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا. جب اس احراری لیڈر کو قبول نہ کر سکا۔ تو اس کی کوئی وجہ ضرور ہوگی۔ اور وجہ ظاہر تھی. کہ یہ گروپ نہیں چاہتا تھا. کہ ان میں کوئی ایسا آدمی شامل ہو۔ جو ملک و قوم کے نزدیک پہلے ہی بدنام ہو اور مسلم لیگ کا سند یافتہ دشمن ہو۔ تاکہ لوگ اس گروپ سے بھی بدظنی کا اظہار نہ کریں۔ اور یہ نہ کہیں کہ یہ گروپ دراصل مسلم لیگ کے پرانے دشمنوں کی سازش سے معرض وجود میں آیا ہے۔

معاصر نے اس پہلو سے تو اس معاملہ پر غور ہی نہ کیا. اور چونکہ وہ خود ہر اس بات پر لکھنے کے لئے ہر وقت اپنا قلم سیاہی سے بھرا ہوا رکھتا ہے۔ جو مسلم لیگ سے تعلق رکھتی ہو اس نے تمام مسلم لیگیوں کی تنگ دلی پر ایک عام تبصرہ کر ڈالا۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مسلم لیگی لوگ کتنے تنگ دل اور پست فطرت ہیں. کہ ایک دشمن تو توبہ کر کے ان میں شامل ہونا چاہتا ہے. مگر وہ ہیں کہ اسکو دھتا بتا رہے ہیں. حالانکہ عام مسلم لیگ سے اس معاملہ کا کوئی تعلق واسطہ ہی نہ تھا۔

دوسری چیز جو معاصر کے لئے غور کرنے والی تھی۔ وہ یہ تھی کہ یہ احراری لیڈر اتنی مدت تک کہاں تھا۔ مسلم لیگ میں احراریوں کے شامل ہونے کی تجویز پاس ہوئے کئی ماہ ہو چکے تھے۔ اتنی مدت وہ مسلم لیگ سے کیوں الگ رہا۔ اب جبکہ ایک مسلم لیگ کے اندر فساد برپا کرنے والا گروپ بنتا ہے۔ تو وہ کیوں دوڑ کر جاتا ہے۔ اور اس گروپ میں شامل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ کیا یہ بات اس کی ذہنیت کا پردہ چاک کرنے کے لئے کافی نہیں ہے. کیا اس کا یہ فعل اس امر پر روشنی نہیں ڈالتا۔ کہ اس کی غرض مسلم لیگ میں شامل ہو کر کوئی تعمیری کام کرنے کی نہیں ہے. بلکہ وہ طبعاً اس کی تخریب کا خواہشمند ہے۔ اور جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کی مرضی کا ایک گروپ بن رہا ہے۔ جو اس کی خواہشات پوری کرنے میں معاون ہو سکتا ہے۔ تو وہ بلا تامل اس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اپنی اغراض کے مدنظر اس گروپ نے بھی اسے قبول نہ کیا.

سوال یہ ہے کہ اگر اس احراری لیڈر نے سچی توبہ کری ہے۔ تو کون ہے جو اسکو مسلم لیگ میں شامل ہو کر کام کرنے سے روکتا ہے۔ اگر وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر کام کرنا چاہتا تو کیا وہ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن کام کرنے سے تو غرض ہی نہیں۔ کام خراب کرنے سے غرض ہے۔ اس لئے تو دوڑ کر لائل پور جانا پڑا۔ گویا لاہور میں تو مسلم لیگ کے لئے کام کرنے کا کوئی میدان موجود ہی نہ رہا تھا۔

معاصر نے جو دلائل اپنے تازہ افکار میں بیان فرمائے ہیں۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ان کی کمزوری خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ صاف بات ہے۔ کہ جب مسلم لیگ کے ساتھ مل کر کوئی کام کرنا ہی نہ چاہے تو مسلم لیگ پر تنگ دلی اور پست فطرت کا الزام لگانا عجیب قسم کا مذاق نہیں تو اور کیا ہے۔

باقی معاصر نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق کار کی جو مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ وہ صریحاً غیر محل ہیں۔ وہ یہاں بالکل چسپاں نہیں ہوتیں۔ جہاں تک سیاسی مخالفت کا تعلق ہے۔ کیا مسلم لیگ نے برسر اقتدار آنے پر اپنے سیاسی مخالفوں سے رواداری کا سلوک نہیں کیا؟ کیا اس نے ان لوگوں کو بھی جو قائد اعظم کو بازاروں میں کھڑے ہو کر بڑے بڑے مجمعوں میں علی الاعلان فحش گالیاں تک دیتے تھے۔ بغیر بدلہ لئے جانے نہیں دیا؟ کیا معاصر ایک بھی ایسی مثال بتا سکتا ہے کہ کسی مخالف کو محض اس لئے کہ وہ تقسیم سے پہلے سخت مخالفت کرتا تھا کوئی سزا دی گئی ہو۔ کیا اس کا نام رواداری نہیں ہے؟

ہم نہیں چاہتے۔ کہ پرانی مخالفت کی وجہ سے خواہ مخواہ کسی کے خلاف دل میں کینہ رکھا جائے۔ یا ہمیشہ کے لئے اسکو دشمن سمجھ لیا جائے۔ اور اسکو قومی کام کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اور نہ مسلم لیگ ہی نے ایسی کوئی پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ اگر کوئی مسلمان ہونا چاہے تو اسکو کوئی روک نہیں سکتا۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ کوئی مسلمان ہونا بھی چاہے آخر مسلم لیگ کس سے رواداری کا اظہار کرے جب کوئی اس سے رواداری کا طالب ہی نہ ہو۔ جب کوئی اسکو رواداری کا موقعہ ہی نہ دے ترقی پسند گروپ کے اعمال کی ذمہ دار لیگ تو نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر ایک احراری لیڈر بغیر ترقی پسند گروپ کے کام نہیں کر سکتا تو مسلم لیگ پر تنگ دلی اور پست فطرتی کا الزام لگانا کس قسم کے طریق فکر کی دلیل ہے۔

مسلم لیگ کو اس لئے کوسنا کہ اس میں بعض ایسے لوگ برسر اقتدار آئے۔ جنکو ذاتی طور پر بعض لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس وجہ سے اس ادارہ ہی کی جڑیں اکھاڑنے کی کوشش کرنا کسی طرح بھی ان لوگوں کی نیک نیتی پر دلالت نہیں کرتا۔ ہمیں مسلم لیگ سے محض اسکے نام کی وجہ سے محبت نہیں۔ بلکہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس وقت بھی صرف وہی ایک ادارہ ہے۔ جس کو صحیح معنوں میں عوامی ادارہ کہا جا سکتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ایک بھی ایسی جماعت آج تک نہیں آئی۔ جو سیاسی طور پر بھی اسکو شکست دے سکتی ہو۔ اس لئے ایسے ادارے کو اجاڑنے کی کوشش کرنا قطعاً صحیح رویہ نہیں سمجھا جا سکتا۔

اس لئے مسلم لیگ پر ایک احراری لیڈر کے غیر متعلق واقعہ کی بناء پر ناروادای اور تنگ دلی کے الزامات لگانا اور پھر اس پر ایک واعظانہ ہوائی قلعہ تیار کرنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ غور کرنے والے لوگوں پر اس سے اور بھی الٹا اثر پڑنے کا زیادہ احتمال ہے۔ اور الزام لگانے والوں کی ذہنیت کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو جانے کا زیادہ امکان ہے۔

دو مخالف عہدہ داروں کی حریفانہ کشمکش کی جو مثال معاصر نے دی ہے۔ وہ بھی یونہی سی ہے۔ احراریوں کو قائد اعظم کی مسلم لیگ کا سیاسی حریف سمجھنا سخت غلط فہمی پر مبنی ہے۔ مسلم لیگ اور احراری لیڈروں میں قطعاً کوئی سیاسی اختلاف نہیں تھا۔ کیونکہ احراریوں پر کسی سیاسی نظریہ رکھنے کا الزام لگانا ہی سرے سے غلط ہے۔ احراری تو صرف احراری ہوتا ہے یعنی آزاد۔ احراری پن ایک ذریعہ معاش ہے نہ کہ کوئی سیاسی نظریہ۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ احراری لیڈر بالکل ناقابل اصلاح ہیں قطعاً نہیں۔ اگر وہ چاہیں تو بہترین مسلم لیگی بن سکتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ بعض احراری لیڈروں سے احراری پن بری طرح چمٹ گیا ہوا ہے۔ اور وہ کوشش بھی کریں۔ تو اسکو اپنے آپ سے الگ نہیں کر سکتے۔ مسلم لیگ یا مسلم لیگ کا ترقی پسند گروپ احراری لیڈروں سے اس لئے نہیں ڈرتا۔ کہ ان کو پہلے لیگ سے سخت اختلاف رہا ہے۔ بلکہ وہ اس لئے ڈرتا ہے کہ یہ احراری لیڈر ابھی تک اپنے احراری پن کو خیرباد نہیں کہہ سکے۔ اور اگر اپنی عزت کی حفاظت کا ہر ایک کو حق حاصل ہے۔ تو مسلم لیگ یا ترقی پسند گروپ کو کیوں حاصل نہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ اور معاصر سے بھی عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی دعا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

ماہانہ تبلیغی اجلاس۔ انفرادی ملاقاتیں۔ مجالس میں شرکت اور لٹریچر کی تقسیم

رپورٹ احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ بابت ماہ مارچ ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر سیکرٹری مشن مقیم ہالینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس ماہ بھی تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ مختلف ذرائع سے اہل ہالینڈ کو پیغام حق پہنچانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ جسکی مختصر رپورٹ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ تا احباب ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

ہماری ماہانہ میٹنگ

گذشتہ سال سے ہم نے ماہانہ میٹنگوں کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ جو اخراجات کی تنگی کی وجہ سے صرف ایک دفعہ ہی ہر ماہ کی جاسکتی ہے۔ یہ سلسلہ ہم نے ہالینڈ کے چار چوٹی کے شہروں میں جاری کیا ہوا ہے۔ ہر شہر کی باری قریبًا ۴ ماہ کے بعد آتی ہے۔ ارادہ تو یہ تھا۔ کہ ہر شہر میں ہر ماہ ایک میٹنگ کا انعقاد کیا جایا کرے۔ مگر حالات کی ناسازگاری سدّ راہ ہو جاتی ہے۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ باوجود تنگی اخراجات کے یہ سلسلہ بدستور جاری رہا۔ اور اس ماہ ہمیں ایک میٹنگ ایمسٹرڈم کرنے کی توفیق ملی۔ میٹنگ کے لئے بعض واقفکاروں کو خطوط کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اور بعض دوسرے دوستوں کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی گئی۔ پانچ صد اشتہار شائع کروا کر تقسیم کئے گئے۔ موسم وغیرہ کی خرابی کی وجہ سے توقع کے مطابق حاضری نہ ہو سکی۔ پھر بھی حالات کے مطابق دوست تشریف لائے اس دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر از روئے بائیبل خاکسار نے تقریر کی۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی سے تقریر سنی۔ بعد میں سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ ایک غیر احمدی دوست نے بھی بعض سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔ ایک دو اور عیسائی دوستوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات از روئے بائیبل دیئے گئے۔ قریبًا ایک گھنٹہ تک بحث وتمحیص کا سلسلہ جاری رہا۔ ہمارے احمدی بھائی مسٹر کوبے نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ مسٹر اور مسز زمرمن بھی ہیگ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ فالحمد للہ کہ یہ جلسہ بخیر وخوبی سرانجام پایا۔

انفرادی ملاقاتیں

اس ماہ بھی انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ بہت سے دوست ہمارے ہاں ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔ اور دو دو تین تین گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل دوست خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسٹر لیون یہ دوست تین چار دفعہ تشریف لائے۔ اور مختلف اسلامی مسائل پر گفتگو فرماتے رہے یہ دوست اچھے تعلیم یافتہ اور سلجھی ہوئی طبیعت رکھتے ہیں۔ بہت دیر سے اسلام کا گہرا مطالعہ فرما رہے ہیں۔ بہت حد تک اسلامی تعلیم سے اتفاق رکھتے ہیں۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ ایک دو دفعہ مسٹر ساڈتر تشریف لائے۔ اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ یہ دوست ایک عیسائی فرقہ کے پادری ہیں۔ مگر آزاد خیال اور اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔

ایک دن ایک عیسائی پادری نے اسلام کے خلاف لیکچر کرنے کا اعلان شائع کیا۔ جسکی اطلاع پاکر یہ دوست دوڑے دوڑے ہمارے پاس آئے۔ اور ہمیں اطلاع دی کہ فلاں پادری ایسا لیکچر کر رہے ہیں۔ پھر ہمارے ساتھ وہ بھی اس لیکچر میں شامل ہوئے۔ حالانکہ انہوں نے پہلے اور پروگرام بنایا ہوا تھا۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی ان میں موجود ہیں۔ جو اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ یہ دوست بھی ہماری مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ایک دن ایک بوڑھی عورت اپنے لڑکے کے ہمراہ تشریف لائیں۔ جن کے ساتھ مکرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک گفتگو فرمائی۔ اور انہیں کچھ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا۔ جس کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ بعد میں انہوں نے خط کے ذریعہ اس کا اظہار بھی کیا۔ ان پر بھی اسلام کی تعلیم کا بہت اچھا اثر ہے۔ ایک دفعہ مسٹر ہالنگس تشریف لائے۔ جن کے ساتھ خاکسار کو دو گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ مسٹر حسین العطاس تشریف لائے۔ جن کے ساتھ مکرم حافظ صاحب نے گفتگو فرمائی۔ ایک دفعہ مسٹر المہدی عبد الرحمٰن ابن کو بے تشریف لائے۔ اور ہمارے پاس ایک رات ٹھہرے۔ ان کے ساتھ بعض امور پر حافظ صاحب گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دن خان فیملی کی ہم نے دعوت کی۔ بعد میں دیر تک ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ ہماری بہن ناصرہ نے ان کی بیوی کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو فرمائی ان کے ایک جرمن رشتہ دار آئے ہوئے تھے۔ جن کے ساتھ خاکسار کو دو تین دفعہ گفتگو کا موقعہ ملا۔

(ب) مندرجہ ذیل دوستوں کے ہاں جاکر پیغام حق پہنچایا۔ ایک دفعہ حافظ صاحب اور محترمہ ناصرہ اور خاکسار ایک عیسائی فرقہ کے پادری کے ہاں ملاقات کے لئے گئے۔ دو تین گھنٹہ تک ان کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ انہیں بائیبل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں بتائیں۔ جن کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ ایک دفعہ حافظ صاحب اور خاکسار ایک اور مقام پر گئے۔ جہاں کچھ دیر تک تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ایک دن خاکسار پروفیسر خان وڈنگ کے ہاں گیا۔ جہاں ان کی اہلیہ کے علاوہ ان کے ایک صوفی مزاج بھائی بھی تشریف فرما تھے۔ ایک دفعہ ہم نے مسیح کی صلیبی موت پر تقریر کی تھی۔ جس کی دعوت انہیں بھی بھیجی گئی۔ مگر بعض مجبوریوں کی بناء پر وہ شامل نہ ہو سکے۔ اور انہوں نے اپنے ہاں اس موضوع پر گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر وہی تقریر پڑھ کر سنائی گئی۔ جس کا ان پر اللہ کے فضل سے بہت ہی اثر ہوا۔ قریبًا تین گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ عیسائی تعلیم کے مقابلہ میں اسلامی تعلیم کی خوبیاں بھی پیش کیں جنہیں سنکر وہ حیران رہ گئے۔ ان کے صوفی مزاج بھائی پر اتنا اثر ہوا۔ کہ وہ کہہ اٹھے۔ کہ اسلام کی تعلیم بہت اونچی جاتی ہے۔ انہیں کچھ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ انہوں نے آئندہ پھر اس قسم کی ملاقات کی دعوت دی۔ انشاء اللہ وقت ملنے پر پھر ان سے ملا جائیگا۔

ایک دفعہ مسٹر دی رخت کے ہاں گیا۔ وہاں ان کے ساتھ دو گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ مسئلہ الہام پر بھی کچھ دیر تک باتیں کرنے کا موقع ملا۔ انہیں کچھ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک دفعہ مسٹر روو سانت کے ہاں جانے کا موقع ملا۔ اور دو گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ دو تین دفعہ امریکن پادریوں سے مسئلہ الوہیت مسیح وغیرہ امور پر گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ دو دفعہ مسٹر خان ودنگ کے ساتھ ہستی باری تعالیٰ پر گفتگو کا موقع ملا۔ انہیں بتایا۔ کہ اسلام عیسائیت کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ صرف مان لو۔ بلکہ عقلی دلائل سے صداقت ثابت کرنے کے بعد کہتا ہے۔ کہ اب مانو اللہ کے فضل سے ان پر ہمارے دلائل کا اچھا اثر ہوا۔ وہ کہنے لگے کہ پھر اب اللہ تعالیٰ کسی پر الہام کیوں نہیں کرتا۔ اگر پہلے کیا کرتا تھا۔ تو میں نے عرض کیا۔ کہ اب بھی ویسے ہی اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں پر الہام نازل کرتا ہے۔ جیسے وہ پرانے زمانے میں کیا کرتا تھا۔ اور یہی پیغام تو ہم لے کر آئے ہیں۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں بتائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک دفعہ جرمن نومسلمہ کی بیمار پرسی کے لئے برادرم حافظ صاحب تشریف لے گئے۔

ایک دن خاکسار ایک فرم کے ڈائرکٹر سے ملا۔ دو گھنٹہ تک مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دو دفعہ مسز بروکر یونیورسل لیگ کی وائس پریذیڈنٹ سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ فیملی راٹرس کی دعوت پر ان کے ہاں گیا۔ جہاں اور لوگ بھی مدعو تھے۔ بعض لوگوں سے واقفیت پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض سکاؤٹس بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے ہاں تقریر کرانے کا خیال ظاہر کیا۔ انشاء اللہ موقعہ پیدا ہونے پر تقریر کی جائیگی۔ دو دفعہ خاکسار ایک دوست کی دعوت پر ان کی چھوٹی سی مجلس میں شامل ہوا۔ اور ہر دفعہ دو دو تین تین گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ہر دفعہ دس بارہ کے قریب حاضری ہوتی تھی۔ خاص طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں پر بحث ہوتی رہی۔ بعض دوستوں نے ہمارا لٹریچر بھی خریدا۔ ایک دن مسٹر ہاک ایک بہائی فرقہ کے پریذیڈنٹ سے ملاقات کی۔

دیگر مجالس میں شمولیت

ایک دن ہم دونوں ایک عیسائی فرقہ کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ بعد میں پریذیڈنٹ سے مکرم حافظ صاحب و محترمہ ناصرہ نے ملاقات کی۔ اور گفتگو کا وقت مقرر کیا۔ خاکسار ایک دو اور دوستوں کے علاوہ لیکچرار سے بھی ملا۔ کچھ دیر تک مسیح کی صلیبی موت پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دن ایک عیسائی لیکچرار نے اسلام کے متعلق تقریر کی۔ جس میں مکرم حافظ صاحب کی معیت میں خاکسار کو بھی شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ بعد میں ہم نے اشتہارات تقسیم کئے۔ چار دوستوں نے کتاب اسلام خریدی۔ ایک دن ایک صاحب کی طرف سے اسلام کے متعلق تقریر کرنے کا اعلان تھا۔ اخبار سے خبر معلوم کرکے خاکسار بھی وہاں پہنچ گیا۔ لیکچر کے بعد حاضرین میں سے بعض نے مزید معلومات حاصل کرنے کی غرض سے بعض سوالات دریافت کئے۔ جن کے جوابات حسب حال دیئے گئے۔ اجلاس کے پریذیڈنٹ نے بعد میں کسی دوسرے موقعہ پر اسلام کے متعلق اور معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہیں اپنا لٹریچر بھی دیا۔ اللہ کے فضل سے حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ ایک دن خاکسار تعلیمی سوسائٹی کے ایک اجلاس میں شامل ہوا۔ کچھ دوستوں کے ساتھ واقفیت پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن اسپرانٹو سوسائٹی کی ایک میٹنگ میں شامل ہوا۔ اور ایک دو چھوٹی چھوٹی مجالس میں شرکت کا موقعہ ملا۔ جہاں اسلامی اقتصادیات پر گفتگو ہوتی رہی۔

سفر

ایک دفعہ خاکسار ایمسٹرڈم گیا۔ جہاں اپنے احمدی بھائی محمود سے قید خانہ میں جاکر ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات کی۔ بعض ضروری مسائل بتلائے۔ پھر مسٹر کوبے سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ ۵ صد اشتہارات تقسیم کئے۔ ہمارے جرمن دوست اور ان کی اہلیہ انگلینڈ تشریف لے جارہے تھے۔ ان کی خواہش کے مطابق محترمہ ناصرہ مکرم حافظ صاحب اور خاکسار انہیں ملنے کے لئے

(بقیہ صفحہ پر)

فنون جنگ اور جماعت احمدیہ

"کوئی جماعت زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اس کے افراد فوجی فنون کے ماہر نہ ہوں" (المصلح الموعود)

(از محمد عبد الحق صاحب مجاہد- گنج مغلپورہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قریباً سترہ ہزار افراد کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے جماعت کو فنون جنگ سیکھنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ وقت آنے والا ہے کہ ہر احمدی کو اس میں شامل ہونا پڑے اسی سلسلے میں آج سے تقریباً سات سال قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو فنون جنگ سیکھنے کی طرف متوجہ فرمایا تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"کوئی جماعت زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ اس کے افراد فوجی فنون کے ماہر نہ ہوں۔ قوموں کے مرنے کی علامت یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ موت کا خوف ان کے دلوں میں بڑھ جاتا ہے۔ اور قوموں کی زندگی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ موت کا خوف ان کے دلوں سے جاتا رہتا ہے جو قومیں موت کا خوف اپنے دلوں میں بٹھا لیتی ہیں وہ کبھی فاتح نہیں ہو سکتیں...... ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک زمانہ آنے والا ہے جب ہماری جماعت جو اس وقت سب سے زیادہ کمزور اور دنیا کے ظلم کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ دنیا کی فاتح اور حکمران ہوگی۔ دنیا کی سب قومیں۔ اور دنیا کی سب حکومتیں اور دنیا کی سب سلطنتیں اس کی تابع اور فرمانبردار ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب ہماری جماعت تمام دنیا میں پھیل جائے گی...... پس جب تک ہماری جماعت کے اندر جرأت اور بہادری پیدا نہ ہو۔ جب تک وہ فنون جنگ سے آشنا نہ ہوں وہ ایسے زمانہ میں کس طرح کام آسکتے ہیں۔ حکومت ہمارے پاس نہیں کہ اس کے زور سے ہم اپنی جماعت کے افراد کو اعلیٰ سے اعلیٰ ٹریننگ دے سکیں۔ صرف یہی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فوجی ٹریننگ حاصل کرنے کا جو ذریعہ ہماری جماعت کے لئے نکالا ہے اس سے ہماری جماعت کے دوست زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں (اس وقت تو یہ ذریعہ جنگ میں بھرتی ہونے سے ہو سکتا تھا۔ مگر اب پاکستان نیشنل گارڈ میں بھرتی ہو کر فنون جنگ سیکھے جا سکتے ہیں۔) ہماری جماعت چونکہ فوجی فنون سے ناآشنا ہے اس لئے اسے فوجی کاموں میں زیادہ حصہ لینا چاہئیے تاکہ زیادہ سے زیادہ اس کے اندر جرأت، دلیری پیدا ہو۔ فوجی خدمت قوم کو بہادر بناتی ہے اور اس کے افراد کے اندر جرأت اور بہادری پیدا کرتی ہے...... ہماری جماعت کے لوگ زیادہ سے زیادہ فوج میں داخل ہوں۔ تا وقت پر اپنی جماعت کی حفاظت تو کر سکیں۔ اگر آج وہ فوجی فنون نہیں سیکھیں گے تو کل وہ ان برکات کو بھی حاصل نہیں کر سکیں گے جو فاتح قوموں کے لئے مقدر ہوتی ہیں" (الفضل ۹ جولائی ۱۹۴۲ء)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"جو شخص سمجھتا ہے کہ مجھے تیاری کی ضرورت نہیں۔ جب وقت آئے گا میں قربانی کروں گا وہ نادان ہے اور میں اس کی آنکھیں کھول دینا چاہتا ہوں کہ وہ وقت آنے پر ضرور دھوکا کھا جائیگا۔ جہانتک میں سمجھتا ہوں ہماری ہی...... کو چاہئیے تھا کہ اس جنگ کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کا ایک مظاہرہ سمجھتے ہوئے اسے نعمت غیر مترقبہ سمجھتی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جاری کر کے ہمارے لئے یہ موقعہ پیدا کر دیا کہ اگر چاہیں تو فنون جنگ سیکھ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ ایک موقعہ بہم پہنچایا تھا کہ جماعت کے لوگوں کو اس پر خوشی سے اچھلنا چاہئیے تھا اور فنون جنگ سیکھنے کے لحاظ سے اس موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہئیے تھا کہ جرأت اور بہادری پیدا کرنے کا سامان میسر آگیا...... خوب یاد رکھو کہ وقت آنے پر ایسے لوگ کوئی کام نہیں دے سکتے۔ دیکھو ایک سلطنت کے بعد ایک سلطنت مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکلتی چلی گئی مگر وہ ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ مسیح آئے گا تو ہم لڑیں گے اور یہ سب واپس لے لیں گے۔ جس طرح آج یہ لوگ کہتے ہیں یہ دنیوی لڑائی ہے۔ جب احمدیت کے لئے لڑنے کا موقعہ آئے گا تو ہم لڑیں گے اور دینی کرتب دکھائیں گے۔ جانتے ہو جب مسیح آیا تو مسلمانوں نے کیا کرتب دکھائے۔ جان و مال قربان کرنے کی بجائے وہ پتھر لے کر نکلے کہ مسیح کو مار ڈالیں۔ یہ اس لمبی بے حیائی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے لئے کوئی قربانی نہ کی تھی۔ وہ ہمیشہ جھوٹ بولتے رہے کہ مسیح آئے گا تو قربانیاں کریں گے اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان سے قربانی کی طاقت چھین لی۔ پس اسی طرح جو لوگ آج کہتے ہیں کہ دین کے لئے لڑائی کا موقعہ آیا تو وہ لڑیں گے وہ صرف نفس اور شیطان کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔ بغیر تیاری کے کوئی تدبیر ہرگز نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر کبھی موقعہ آیا تو یہ لوگ بھاگنے والوں میں سب سے آگے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا قانون یہی ہے کہ

۴ ایمان کے ساتھ عادت ضروری ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے فوجی کرتب مسجد کے صحن میں دیکھا کرتے تھے صحابہؓ مسجد کے صحن میں تلواروں اور نیزوں سے لڑ کر آپ کو دکھاتے تھے۔ پس جب تک آپ بھی مشق نہ کریں وقت پر کوئی قربانی نہیں کر سکتے اور کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس میں تمام دیہاتوں اور بابوؤں اور علاقہ کے بارسوخ لوگوں کے طریق پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور ان پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ دین کے لئے قربانی کا وقت آنے پر وہ قربانیاں کر سکیں گے تو وہ غلطی پر ہیں۔ جو آنکھیں آج روتی ہیں وہ کل زیادہ روئیں گی۔ اور جو باپ آج ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں وہ کل زیادہ کریں گے۔ اور جس شکست سے یہ لوگ آج ڈرتے ہیں وہ کل زیادہ بھیانک صورت میں ان کے سامنے آئے گی کیونکہ انہوں نے خدا کی تقدیر کو تدبیروں سے ٹالنے کی کوشش کی اور اس کے فیصلے پر راضی نہ ہوئے۔"

(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۴۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر

(مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

(سلسلہ کے واسطے ملاحظہ ہو اخبار الفضل مورخہ ۸ اپریل ۱۹۴۹ء)

آپ شرک سے پاک تھے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ روزانہ ایک وقت عموماً عصر کے بعد قرآن شریف کا درس دیا کرتے تھے۔ جب ریاست جموں میں ملازم تھے وہاں بھی آپ کے مکان پر درس ہوتا تھا۔ جب بھیرہ میں رہتے تھے تو وہاں بھی روزانہ درس دیتے تھے۔ اور ایسا ہی قادیان میں بھی درس القرآن کا سلسلہ لازماً جاری رہا۔ درس دیتے وقت آپ، قرآن شریف ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو کر پہلے عربی پڑھتے۔ پھر ترجمہ کرتے۔ اور ساتھ ساتھ تفسیر کرتے۔ حاضرین کو اجازت ہوتی تھی کہ درمیان میں کوئی سوال کریں یا کسی آیت کے معنے کے متعلق کوئی اعتراض پیش کریں جس پر تشفی آمیز جواب دئیے جاتے تھے۔

فرمایا کرتے تھے کہ میں دو وقت شرک سے بالکل پاک ہوتا ہوں۔ ایک قرآن شریف کا درس دینے کے وقت۔ دوم مطب کے وقت۔ ان دونوں وقتوں میں آپ کو کوئی لالچ یا کسی انسان کا خوف نہ ہوتا سچائی کے ساتھ خدائی کلام اپنی سمجھ کے مطابق سنا دیتے تھے۔ کسی کو پسند ہو یا نہ ہو۔ اور مریض کا علاج پوری ہمدردی کے ساتھ کرتے تھے۔ بغیر اس خیال کے کہ وہ کچھ نذرانہ دے گا یا نہ دے گا۔

درخواست دعاء

۱۔ بروز جمعہ ۱۱/۳/۴۹ کو بعد عشاء مسجد مبارک میں مولوی شریف احمد صاحب امینی نے امۃ الحمید بیگم بنت بابو فیض محمد صاحب ہیڈ کلرک منٹگمری کے ساتھ راقم کے چھوٹے بھائی ملک حشمت اللہ خانصاحب کے نکاح کا اعلان ہوا [illegible] سے مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ امیر قادیان کی طرف خاکسار وکیل تھے۔ فسادات ۱۹۴۷ء کے بعد یہ پہلا نکاح ہے جو قادیان میں پڑھا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح مبارک کرے۔

۲۔ منٹگمری میں برادرم ملک برکت اللہ خانصاحب کے ہاں مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۹ء کو لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام حضرت امیر المومنین نے امۃ الحفیظ بشریٰ رکھا۔ اور ملک نعمت اللہ خان صاحب کے ہاں مورخہ ۱۲ فروری کو لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد احمد تجویز فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صالح۔ خادم دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے درویش دار المسیح قادیان

نتیجہ امتحان تحقیقاتی کمیشن

مورخہ ۱۶/۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب ربوہ میں کلرک امیدواران صدر انجمن احمدیہ کا تحقیقاتی کمیشن نے امتحان لیا۔ مندرجہ ذیل امیدواران پاس ہوئے۔

(۱) عبد الحمید خاں کلرک نظارت امور عامہ میٹرک
(۲) بشیر احمد صاحب روزنامہ الفضل - مڈل
(۳) سید محمد حسن صاحب کلرک نظارت تبلیغ مقامی مولوی فاضل فیل۔
(۴) فضل کریم صاحب مڈل کارکن نظارت بہشتی مقبرہ
(۵) احمد خاں صاحب میٹرک فیل (انسپکٹر تحریک جدید)

عبد الحمید سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل کو خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج

تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال کے وعدے ۳۱ مارچ تک سو فی صدی ادا کرنے والے مجاہدین کی فہرست دیتے ہوئے گذارش ہے۔ کہ اگر کسی دوست نے اپنا وعدہ ۳۱ مارچ تک ادا کر دیا ہے۔ اور اس کا نام گذشتہ فہرست یا اس فہرست میں نہیں آیا۔ تو اسے فوراً دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو لکھنا چاہیئے۔ بیرونی ممالک کے احباب کرام کے۔ ان کے نام آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دفتر دوم کے سال پنجم کا وعدہ سو فی صدی پورا کرنے والوں کی فہرست بھی آئندہ اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو گی۔

پاکستان اور پاکستان کے باہر کی تمام جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو یہ نوٹ رکھنا چاہیئے۔ کہ ۳۱ مئی تک وعدوں کی ادائیگی انہیں سابقون الاولون میں شامل کرتی ہے۔

تحریک جدید کے مجاہدین کو یہ تو یاد ہی ہو گا۔ کہ بیرونی ممالک کے مبلغین کے ششماہی اول کے اخراجات ماہ جون جولائی میں پیشگی ارسال کئے جاتے ہیں۔ اور ان ہی ایام میں واقفین بحیثیت طالب علم درسگاہوں میں بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے اخراجات کا اکثر حصہ فیس وکتب وغیرہ پیشگی ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح تحریک جدید کو مئی اور جون میں بہت بڑی رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ۳۱ مئی تک وعدے ادا کرنے والے احباب سابقون الاولون میں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے چھ ماہ سے پہلے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ اور سلسلہ کو عین ضرورت کے وقت فائدہ پہنچایا۔ پس ایسے احباب سابقون الاولون میں ہیں۔ پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کو اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ فہرست یہ ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نام	رقم
محمد عبد العزیز صاحب ایم اے انگلش ٹیچر شور کوٹ	۳۰/-
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ جھنگ شہر	۴۲/-
حضرت مفتی محمد صادق صاحب چنیوٹ	۱۲۷/-/-
اہلیہ صاحبہ " "	۸/-/۱۰
بدر الدین صاحب بورڈنگ تحریک جدید "	۵/۱۵/
خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب مرحوم "	۱۵/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱۳/-
از طرف بچگان " "	۱۳/-
عابدہ بیگم صاحبہ بنت "	۲۵/-
شیخ سبحان علی صاحب	۵/-
بابا حسن محمد صاحب۔ واحد چنیوٹ	۱۰/-
شیخ محمد حسین صاحب پنشنر "	۱۵/-
حسین بی بی زوجہ علی گوہر صاحب "	۵/۳/-
خورشید بیگم اہلیہ شیخ سبحان علی صاحب "	۵/۳/-
رقیہ بیگم اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب "	۱۴/۱۵
اہلیہ صاحبہ شیخ دوست محمد صاحب شمس "	۱۶/۸
مقبول بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ نادر علی "	۵/۵
زکیہ صاحبہ اہلیہ شیخ عبد العزیز صاحب	۱۱/-
حافظ عنایت اللہ صاحب احمد نگر جھنگ	۶/-
میاں احمد دین صاحب موذن " "	۵/۴
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد حسین تحصیل "	۵/۴
رحمت بی بی صاحبہ والدہ محمد حسین صاحب "	۵/۵
جیون خان صاحب خانیوروالے	۱۵/۳
دوست خان صاحب چک ۴۹۷ شور کوٹ	۵/۹
سیادکہ شوکت اہلیہ حافظ قدرت اللہ صاحب سرگودہا	۱۰/۲
ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب "	۴۸/-
اہلیہ صاحبہ " "	۳۸/-
آمنہ خاتون صاحبہ " "	۱۲/-
فاطمہ خاتون صاحبہ " "	۱۳/-
سلیمہ خاتون " "	۱۲/-
صالحہ خاتون " "	۱۲/-
بشریٰ خاتون " "	۱۲/-
صفیہ خاتون و رشیدہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد سرگودہا	۱۲/-
راجہ حافظ داؤد احمد صاحب "	۱۱/-
محمد عاقل صاحب سرگودہا	۲۶/۲
زینب اہلیہ ڈاکٹر محمد سعید صاحب "	۲۰/-
آمنہ اہلیہ غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر "	۵/۸
بابو کرامت اللہ صاحب سلانوالی "	۲۲/-
ملک محمد عبد اللہ صاحب پٹواری بھیرہ "	۵۰/-
محمد خلیل الرحمن صاحب فتح گڑھ	۴۶/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱۲/-
مخدوم محمد الدین صاحب بھیرہ	۱۶/-
حافظ محمد اشرف صاحب "	۷/-
ملک شیر بہادر خان صاحب۔ خوشاب	۲۴/-
اہلیہ مرحومہ " "	۱۱/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خوشاب	۱۲۵/-
میاں خدا بخش صاحب اودھاں	۳۴/۸
چوہدری شیر علی صاحب "	۱۱/-
" محمد بخش صاحب پنشنر "	۵۰/-
حافظ عبد العزیز لون "	۲۲/۸
ملک عبد السمیع نون "	۱۰/-
مولوی غلام محمد صاحب امیر چک ۹۹ شمالی	۱۱/۸
" احمد دین صاحب چک ۱۱۶ ج	۲۶/-
نعیمہ خاتون دختر فضل کریم صاحب پھلروان	۲۲/-
چوہدری محمد علی صاحب باجوہ چک ۳۷ ج	۹/۱۴
" رحمت خان صاحب کوٹ مومن	۷/۱۳
اہلیہ " "	۷/۱۳
چوہدری ہدایت اللہ صاحب معہ الدین۔ اہلیہ بچگان چک ۳۵ ج	۱۱۰/-
بشیر الدین صاحب احمد نڈھو رانجھا سرگودہا	۲۶/۱۰
منشی خدا یار صاحب کھوکھر شمالی	۸/۸
چوہدری شیر محمد صاحب چک ۳۳ ج	۶/۴
ڈاکٹر عبد الرحیم گھوگھیاٹ	۱۰/-
حکیم مولوی شیر محمد صاحب بیچن	۸/-
ڈاکٹر محمد الدین صاحب شیوالی	۵/-

(باقی)

مجلس اقوام متحدہ کی رکنیت کیلئے "اسرائیل" کی درخواست

جنرل اسمبلی میں آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقریر

لیک سیکسیس بذریعہ ڈاک۔ "اسرائیل" کی اس درخواست پر کہ اسے مجلس اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جائے۔ پاکستانی وفد کے رئیس آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں حسب ذیل تقریر کی:۔

جیسا کہ صاحب صدر نے کہا ہے۔ "اسرائیل" کی درخواست کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اس تیسرے اجلاس کے ایجنڈے میں اسیسے طور پر رکھا گیا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے۔ کہ اس مسئلہ کو کسی کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے۔ بلکہ جنرل اسمبلی خود اس پر غور کرے۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایجنڈے کی یہ شق حقیقت میں ایک سے زیادہ امور پر مشتمل ہے۔ جنرل کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ اس شق کو تیسرے اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے اس کی مزید سفارش یہ ہے۔ کہ اس کو کسی کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے۔ بلکہ جنرل اسمبلی خود اس پر غور کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ دو مختلف شقیں ہیں۔ اول یہ سفارش کہ اس معاملے کو ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ دوم یہ سفارش کہ اس معاملے پر عام دستور کے مطابق غور نہ کیا جائے۔ یعنی یہ کہ اسے کسی کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے (جو کہ موجودہ صورت میں پہلی کمیٹی ہو گی) بلکہ جنرل اسمبلی براہ راست اس پر غور کرے۔ مجھے یقین ہے کہ جب اس معاملے پر غور کیا جائے گا۔ تو صاحب صدر اسے اسمبلی کے دو مختلف حصوں کی حیثیت سے پیش کریں گے۔ اول اسے ایجنڈے میں شامل کرنے کا سوال ہو گا۔ اور دوم یہ سوال کہ اسے کسی کمیٹی کے سپرد کرنے کے بغیر جنرل اسمبلی اس پر غور کرے۔ میں اسمبلی کے سامنے جنرل کمیٹی کی سفارش کے اس دوسرے حصے کے متعلق ایک دو باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں:۔

جن ممبران نے جنرل کمیٹی کے مباحث میں دوسری سفارش کی حمایت کی انہوں نے بلاشبہ اور مناسب اسباب اس امر کے لئے پیش کئے ہوں گے کہ اس مخصوص معاملے میں عام طریقہ کار سے جداگانہ صورت اختیار کی جائے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک یا دو مستثنیات کے علاوہ اب طریقہ کار یہ رہا ہے کہ ممبری کی ایسی درخواست جس کا حفاظتی کونسل نے ایک بار اعلان کر دیا ہو اور سفارش کر دی ہو۔ وہ پہلی کمیٹی یعنی سیاسی کمیٹی کے پاس غور کرنے کے لئے بھیجی جاتی ہے۔ اور اسی کمیٹی کی سفارش پر ایسی کوئی درخواست جنرل اسمبلی کے غور کرنے کے لئے بھیجی جاتی ہے۔ ہمیں اب تک کوئی ایسی وجہ نظر نہیں آتی۔ جس کی بناء پر اس عام طریقہ کار کو اس معاملہ میں اختیار نہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر ہمارے ہی معاملے کو لے لیجئے یعنی جب پاکستان کی متحدہ اقوام کی ممبری کی درخواست آئی۔ (اگرچہ ایک معنی میں یہ محض رسمی بات تھی۔ کیونکہ غیر تقسیم شدہ ہندوستان پہلے ہی سے اقوام متحدہ کا ممبر تھا۔ لیکن اس میں شبہ تھا۔ کہ ہندوستان کی اپنی ممبری پر تقسیم کا کیا اثر ہو گا۔ اس لئے کہ غیر تقسیم شدہ ہندوستان میں اب دو آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم ہو گئی تھیں۔

کچھ ممبر حکومتوں نے جن میں ارجنٹائن خاص طور پر قابل ذکر ہے یہ رائے دی تھی کہ یا تو نئی قائم ہونے والی ان دونوں حکومتوں کو اقوام متحدہ کا ممبر شمار کیا جائے۔ یا پھر ممبری کی درخواستیں دونوں کو دینی چاہئیں۔ لیکن اس مسئلہ کی قانونی شکل جو بھی ہو۔ دونوں حکومتوں کو بلاشبہ اقوام متحدہ کا ممبر ماننا چاہیئے۔ یا نہیں ممبر بن جانا چاہیئے۔ اس

بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید

بعض احباب کا بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید نے مختلف بلوں کی صورت میں قرض ادا کرنا تھا۔ جو تقریباً اڑھائی ہزار تھا۔ بفضلہ تعالیٰ ہم نے اپنے معاملہ کو صاف رکھنے کے لئے تقریباً تمام قرضہ اتار دیا ہے۔ مگر مندرجہ ذیل احباب کی رقوم ہمارے پاس بلا تفصیل اور بلا پتہ پڑی ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی رقوم منگوانے کے لئے اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ اُن کو رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجی جا سکے۔

نوٹ:۔ ایک ماہ اطلاع نہ ملنے پر اُن کی رقوم بورڈنگ ہاؤس کے مستقل کھاتہ میں درج کر دی جائیں گی۔ پھر وہاں سے واپسی مشکل ہو گی:۔

نمبر	نام			
۱	غلام احمد صاحب	۰	۱۴	۴۲
۲	رحیم بخش صاحب	۹	۹	۱
۳	عبد العزیز صاحب	۰	۸	۳
۴	عبد الرحیم صاحب	۰	۳	۱۷
۵	محمد اسلم صاحب	۰	۰	۲
۶	محمد الدین صاحب	۶	۱۴	۴
۷	شاہ محمد صاحب دھوبی	۰	۹	۱۵
۸	عبد الرحیم صاحب	۰	۳	۴

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید)

طرح پر میں جس نکتہ پر زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پاکستان کی اقوام متحدہ کی ممبری کا مسئلہ محض رسمی تھا لیکن باوجود اس کے پاکستان کی درخواست پر پہلے حفاظتی کونسل نے متحدہ طور پر سفارش کی۔ اور پھر اس پر سیاسی کمیٹی نے غور کیا۔ مجھے اس طریقہ کار کی کوئی شکایت یا تنقید مقصود نہیں بلکہ میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ عام طریق کار کی رو سے ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ اور ہمارے معاملہ میں یہ طریقہ بجا طور پر استعمال کیا گیا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میرے وفد کو جو قدرتی طور پر اجلاس کے آغاز ہی سے نیویارک میں موجود تھا۔ کئی روز "فلشنگ میڈوز" کی عمارت اور لیک سیکسس کی عمارت کی "غلام گردشوں" میں پھرنا پڑا۔ اور اجلاس میں "وزیٹروں" کا دروازہ "سننے والوں" کی حیثیت سے "وزیٹروں کی گیلری" میں بیٹھ کر ایسے مباحث کو سننا پڑا جن کا سننا ہماری ہدایت یا افادہ کے لئے ضروری تھا۔ ہمیں عمارت میں داخلہ کے لئے ہر صبح ٹکٹ طلب کرنے پڑے۔ یہ عام طریقہ ہے۔ اور ہم نے بمسرت اس عام طریقہ کی پابندی کی۔ لیکن ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ حکومت اسرائیل کی درخواست داخلہ کے بارے میں اس عام طریقہ پر کیوں عمل نہ کیا جائے۔ متحدہ اقوام کے ممبر بنائے جانے کے لئے جو درخواست پیش کی ہے۔ اسے ایک مد کی حیثیت سے جنرل اسمبلی کے غور و خوض کے لئے تیسرے اجلاس کے ایجنڈے میں سیاسی کمیٹی کی رپورٹ موصول ہونے پر شامل کیا جائے"۔

متحدہ اقوام کے ممبر بنائے جانے کے لئے جو درخواستیں دی جاتی ہیں۔ ان پر اور اس خاص درخواست پر غور و خوض کرتے وقت متحدہ اقوام کو یہ دیکھنا ہے کہ آیا درخواست پیش کرنے والی ریاست دفعہ ۴ کے الفاظ کے مطابق "امن پسند" ہے اور آیا وہ ان ذمہ داریوں کو قبول کرتی ہے جو موجودہ منشور میں درج ہے اور آیا متحدہ اقوام کے ادارہ کی رو سے یہ ریاست ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے پر رضامند ہے؟" اس درخواست کی خوبیوں کا جائزہ لینے سے پہلے میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اس درخواست کی وجہ سے بعض ایسے سوالات پیدا ہوئے۔ جن پر کمیٹی کو غور کرنا ہوگا۔ اور جن پر بعد میں جنرل اسمبلی کو غور کرنا پڑے گا۔ اور وہ سوالات یہ ہیں ——— آیا ریاست اسرائیل امن پسند ہے اور آیا وہ منشور کی مجوزہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے پر رضامند ہے۔

اقوام متحدہ کے سامنے اس وقت تک جتنی درخواستیں پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے یہی ایسی ہے۔ جس کے پیش کرنے میں سب سے زیادہ بے قاعدگی برتی گئی ہے۔ اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ اس سلسلہ میں عام طریق کار اختیار کرنا چاہیئے یعنی اس معاملہ پر سیاسی کمیٹی غور کر کے رپورٹ پیش کرے تب جنرل اسمبلی اس پر غور کرے۔

بقیہ صفحہ ۴

بقیہ صفحہ ۴

بندرگاہ پر گئے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک انہیں وہاں قیام کرنا تھا۔ انہیں مل کر از حد خوشی ہوئی۔ جرمنی کے حالات وغیرہ دریافت کئے۔ ہماری اس ملاقات کا ان پر اچھا اثر ہوا۔

ایک دن حافظ صاحب روٹرڈم تشریف لے گئے جہاں خان ... فیملی سے ملاقات کی۔ ایک دفعہ خاکسار کو بھی روٹرڈم جانے کا موقعہ ملا۔

اس ماہ بعض امور مشن کی انجام دہی کے لئے مکرم حافظ صاحب کو لندن جانا پڑا۔ جہاں آپ نے کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ پھر پیرس اور سوئٹزرلینڈ ہوتے ہوئے ہیگ تشریف لائے۔ اللہ کے فضل سے ان کا سفر بہت حد تک مفید رہا۔ بیرونی مشن دیکھنے اور ان کے کام کو دیکھنے کے علاوہ دوست احباب سے تعلقات پیدا کرنے کا کافی موقعہ ملا۔ امید ہے کہ ان کا یہ تجربہ ہمارے ڈچ مشن کے لئے بہت حد تک رہنمائی کا موجب ہوگا۔

تقسیم لٹریچر

اس ماہ تیس کے قریب دوستوں کو کتاب "اسلام" مطالعہ کے لئے ارسال کی۔ دس بارہ کے قریب دوستوں نے قیمتاً خریدی۔ ہالینڈ میں چھپے ہوئے لٹریچر کا اثر انڈونیشن لوگوں پر خاص طور پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے مشنریوں نے ہم سے کتاب "اسلام" منگوائی۔ ایک مشن کو ۶۰ کے قریب ارسال کیں جو جاتے ہی ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہوگئیں۔ اور ایک مشن نے یکصد کتب کا آرڈر دیا۔ جو انہیں ارسال کی جا چکی ہیں۔ اور ایک مشن کی طرف سے ڈیڑھ صد کتب کا آرڈر آیا۔ جو کہ پورا کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ ابھی دوسرے مشنوں کی طرف سے بھی آرڈر موصول ہونگے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ تا اللہ تعالےٰ ہمارے مشن کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ کیونکہ ہمارے مشن کی کامیابی کا اثر نمایاں طور پر انڈونیشین مشنوں پر بھی پڑتا ہے۔

خطوط

اس ماہ چالیس کے قریب دوستوں کو خطوط لکھے گئے۔ جن میں بعض کے سوالات کے جوابات وغیرہ لکھے جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مشن کا کام خوب ترقی کر رہا ہے۔ اب لوگ کثرت سے اس طرف توجہ کر رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک ہمارے پاس انہیں دینے کے لئے کافی لٹریچر ہی موجود نہیں احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مشن کی مالی حالت بہتر بنا دے۔ تاہم زیادہ سے زیادہ کام کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اسلام کی فتح کے دن جلد لا دے۔ تا توحید کا بول بالا ہو۔ اور شرک کو شکست ہو۔

خاکسار ...

اقوال و افکار

"میری حکومت غیر ملکی فرموں کی ان شاخوں سے جو پاکستان میں قائم ہیں۔ تعصب برتنے کی نہ اب خواہشمند ہے اور نہ کبھی پہلے خواہشمند تھی۔ کیونکہ جیسا کہ متعدد واقعات سے ظاہر ہے۔ یہ فرمیں مملکت کی فلاح و بہبود میں اضافہ کر رہی ہیں۔ اور اپنی اور ملک کی خدمت کر رہی ہیں"

(ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل)

"میری حکومت نے موجودہ بڑھی ہوئی قیمتوں کو کم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ تاکہ ہمارے عوام انہیں آسانی سے برداشت کر سکیں"

ہز ایکسیلینسی الحاج خواجہ ناظم الدین۔ گورنر جنرل

اگر آج ہم مغربی پاکستان میں تجارت، صنعت و حرفت اور کاروبار پر مسلمانوں کا قبضہ دیکھ رہے ہیں۔ تو اس کی وجہ ہمارے مہاجرین ہیں۔

(آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم)

بعض لوگوں کا خیال تھا کہ پاکستان بنتے ہی تمام دشواریاں اور مشکلیں ختم ہو جائیں گی۔ تمام پاکستان میں شہد اور دودھ کی نہریں بہنے لگیں گی۔ اور ہم سب آرام کی نیند پاؤں پھیلا کر سو سکیں گے مگر ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک مدت دراز تک ابھی ہمیں ابتدائی مرحلے طے کرنے کے لئے بہت سی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور پاکستان کے ہر طبقہ کو پہلے سے زیادہ ایثار کرنے اور قربانی دینے کی ضرورت ہے"

(آنریبل خواجہ شہاب الدین، وزیر داخلہ)

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی ملک کی خوشحالی کا دارومدار صرف چند افراد کی دولت اور ثروت پر نہیں ہوتا۔ بلکہ قوم کی خوشحالی اسکے عام افراد کی حالت سے جانچی جاتی ہے۔

(آنریبل خواجہ شہاب الدین۔ وزیر داخلہ)

اعلان نکاح

عبد الغفور صاحب ولد رحمت علی صاحب کا نکاح سلیمہ بی بی بنت مہدی خان صاحب چک ۹۶ اجنڈ والہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بعوض یکصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ (شیخ محمد یوسف مسجد فضل لائلپور)

روس اور ایران کے تعلقات کی کشیدگی کی اصل وجہ

ایران کا ہفت سالہ اصلاحی پروگرام ہے

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ مصری حکومت کے ترجمان اخبار "الاساس" کا نامہ نگار لندن سے رقمطراز ہے کہ روس اور ایران کے تعلقات ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں کہ ان کے قونصل دفاتر بند ہو چکے ہیں۔ سرحد پر اب حادثات وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور ماسکو ریڈیو سے ایران کے خلاف الزامات کی زبردست بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ روسی پروپیگنڈہ کا اصل سبب یہ ہے کہ ایرانی حکومت نے برطانوی اور امریکی ماہروں کی زیر نگرانی اصلاح کا ایک ہفت سالہ پروگرام مشروع کر رکھا ہے۔ اس قسم کی اسکیم کی وجہ سے ملک کی اقتصادی زندگی میں زبردست تبدیلیاں وقوع پذیر ہوں گی اور یہ بات ظاہر ہے کہ کومِن فارم کی پالیسی کے منافی ہے جسے صرف انہی مقامات میں کامیابی ہو سکتی ہے جہاں افلاس، جہالت اور تباہ حالی کا دور دورہ ہو۔ دوسری جانب اصلاح کے پروگرام کو پورے طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے ایرانی حکومت اور ایران میں برطانوی پٹرول کی کمپنیوں کے درمیان ایک معاہدہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے جبکہ امریکہ ساتھ ہی ساتھ ایران کو اسلحہ بہم پہنچا رہا ہے۔ اور فوجی امداد دے رہا ہے۔ اخبار کے خیال میں ایران پر روسی حملہ کا یہ دوسرا سبب ہے۔ (اسٹار)

آسٹریلیا میں پٹرول کی دریافت

برسبین ۲۳ اپریل۔ مغربی آسٹریلیا کے غیر آباد علاقہ میں دنیا کے عظیم ترین پٹرول کے چشمے برآمد ہونے کے دعاوی کی کل وزارت سرکاری ماہروں نے محتاط طور پر تصدیق کی ہے۔ یہ دعویٰ امپول پٹرول کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر ڈبلو جی واکلے نے کیا تھا۔ یہ چشمے پانچ ہزار مربع میل میں پھیلے ہوئے ہیں اور امریکہ کے پٹرول کے متلاشیوں کی رائے میں یہ چشمے برطانوی دولت مشترکہ اور آسٹریلیا کے لئے دولت کا ایک وسیع نیا ذخیرہ ہے۔ امپول کمپنی جلد سے جلد گہری کھدائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (اسٹار)

لیگ کا ترقی پسند محاذ

لاہور ۲۴ اپریل۔ مسلم لیگ کے "ترقی پسند محاذ" کے لیڈر کافی سیاسی سرگرمیاں کر رہے ہیں۔ اور وہ لیگ کے تمام ترقی پسند عناصر کی ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ادارہ کی ترقی پسند محاذ کے لئے حمایت حاصل کرنے کے واسطے میر عبد القیوم اور عطاء اللہ جہانیاں نے احراری لیڈروں سے ملاقات کی ہے۔

پارٹی کا خاص مقصد جاگیرداری و زمینداری کو ختم کر کے کسانوں کو حق ملکیت حاصل ہونا اور بنیادی صنعتوں کو قومی ملکیت بنانا ہے۔ (اسٹار)

ایک انگریزی کتاب کا پاکستان میں داخلہ ممنوع قرار دیدیا گیا

کراچی ۲۴ اپریل۔ حکومت پاکستان نے کتاب موسومہ "ہنڈرڈ گریٹ لائیوز" خواہ وہ اوڈہمز پریس لمیٹڈ لانگ ایکر۔ لندن یا کسی دوسرے پریس کی مطبوعہ ہو کا پاکستان میں داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔ نیز کتاب مذکور کے غلاف یا گردپوش کا داخلہ اور ایسے دیگر رسالہ یا کتاب کا داخلہ بھی جس میں اس کی نقل یا اس کی طبع ثانی یا اس کا ترجمہ یا اقتباس ہو پاکستان میں ممنوع قرار دیا ہے۔

دریائے نیل میں اسٹیمر سروس

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ مصری وزارت مواصلات اور حکومت سوڈان کے درمیان دریائے نیل میں اسوان اور فرسٹ کیٹریکٹ کے درمیان مصری اسٹیمر سروس جاری کرنے کے سوال پر گفتگو ہو رہی ہے۔ (اسٹار)

پانڈیچری میں پاکستانی قونصل خانہ

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان فرانسیسی ہند کی نو آبادیات کے ہیڈ کوارٹر پانڈیچری میں ایک قونصل خانہ عنقریب قائم کرنے والی ہے۔ (اسٹار)

پاکستان میں متعین ایرانی سفیر ہز ایکسی لنسی آقائے علی نصر کے مختصر حالات زندگی

کراچی ۲۴ اپریل۔ ہز ایکسی لنسی آقائے علی نصر پاکستان میں پہلے ایرانی سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ اپنے فرائض سنبھالنے کے لئے کل کراچی پہنچ رہے ہیں۔ آپ ایران کے ایک بہت بڑے اور قدیمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم آپ نے ایران ہی میں حاصل کی اور اس کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے فرانس چلے گئے۔ پیرس سے واپس آنے کے بعد موصوف نے وزارت تعلیم و تجارت میں خدمات انجام دیں۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی خدمات وزارت داخلہ میں منتقل کر دی گئیں۔ جہاں آپ نے فرسٹ سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس کے بعد آپ کو وزارت امور خارجہ میں منتقل کر دیا گیا۔ ۱۹۴۲ء میں آپ کو ایرانی سفیر بنا کر چین بھیج دیا گیا۔ چین سے واپسی پر آپ کو وزیر ڈاک و تار مقرر کیا گیا۔ پچھلی کابینہ میں آپ وزیر داخلہ تھے۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ وزیر محکمہ بھی رہے ہیں۔ فروری ۱۹۴۹ء میں آپ کو پاکستان میں ایرانی سفیر مقرر کیا گیا۔

تحقیق علوم کے متعلق قرآنی نظریہ

(بقیہ صفحہ اول)

کے بعد حضور نے بتایا کہ تحقیق کے کام میں استغراق اور محویت سے یہ مطلب بھی نہیں لینا چاہئے کہ انسان دیگر فرائض سے غافل ہو جائے مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام ذمہ داریوں کو بااحسن وجوہ ادا کرے جو اس کی مختلف حیثیتوں کے پیش نظر اس پر عائد ہوتی ہیں۔ اور ان کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تحقیق کو بھی جاری رکھے بالخصوص جہاں تک دین کا سوال ہے اس کے بعض حصے ایسے بھی ہیں کہ انہیں کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پس جملہ فرائض کے درمیان توازن و تناسب کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے اور یہی اسلام کے نزدیک کامیابی کا اصل ذریعہ ہے۔

حضور نے اقبال احمد صاحب کو یہ بھی نصیحت فرمائی کہ وہ انگلستان جا کر اسلامی اخلاق اور دیگر اوصاف کا ایسا نمونہ پیش کریں کہ جس کے ساتھ وہاں کے لوگوں کو بھی کچھ سکھا سکیں۔ اور اس طرح اس احسان کا بدلہ اتار کر آئیں جو حصول تعلیم کی شکل میں اس ملک کا ان پر ہو گا۔

قبل ازیں ڈاکٹر مظفر الدین صاحب قریشی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز مغربی پنجاب نے ان تقریب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کے علاوہ علوم و فنون کی ترقی کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی مساعی جمیلہ کو بہت سراہا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا یہ کام کہ سائنسی علوم کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جماعت کے خرچ پر بیرونی ممالک میں طلباء بھیجے جا رہے ہیں بہت قابل تعریف ہے اور پاکستان کی اسلامی مملکت کے لئے بالخصوص بہت مفید ہے کیونکہ سائنس اور صنعتی علوم کے ماہرین کی پاکستان میں بہت کمی ہے۔ اور ایسے ادارے اور انجمنیں بہت کم ہیں جو اس طرح تعمیری کاموں میں مصروف ہوں۔

بقیہ صفحہ اول:۔ چینی حکومت نے نانکنگ کو خیرباد کہہ دینے سے شہر میں بالکل بدامنی پھیل گئی ہے اور ہر طرف لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ شنگھائی میں جنگی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ شنگھائی کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی۔

پاکستانی روئی سے محصول درآمد اٹھا لیا گیا

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ یکم مارچ ۱۹۴۸ء سے محصول جنگی کی اغراض کے لئے پاکستان کو غیر ملک قرار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد خام کاپوک بھی ان دوسری اشیاء کی طرح درآمد شدہ ہو گیا۔ جو پاکستان سے ہند میں درآمد کی جاتی ہیں (کاپوک روئی ایک عمدہ قسم کی روئی ہے جس سے گدیاں وغیرہ بھری جاتی ہیں۔ اور یہ ایک درخت کے بیج کے گرد لپٹی ہوتی ہے) ہند حکومت کو بعض ایسی عرضداشتیں موصول ہوئیں کہ کاپوک پر محصول درآمد ہو جانے سے ہی پوئی کاپوک اور اس کے گدوں کی قیمتیں ناواجب طور پر بڑھ گئی ہیں۔ ان عرضداشتوں کے پیش نظر ہند سرکار نے درآمد کی جانیوالی خام کاپوک کو محصول درآمد سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

ہند اور ہنگری میں تجارتی سمجھوتہ

نئی دہلی ۲۴ اپریل۔ ہند اور ہنگری میں ۲۰ اپریل کو ایک کروڑ تین لاکھ روپے سالانہ کی مالیت کی تجارت کا معاہدہ ہو گیا۔ اس معاہدہ کی رو سے ہنگری نے ٹرانسفارمر۔ برقی کمپرسر۔ کی مشین الیکٹرک ایمپلیفائر۔ ڈیزل انجن۔ سلاب کے انجن۔ لاریاں اور ٹرک ٹرانسپورٹ کا سامان۔ کنکریٹ اور سیمنٹ کو ملانے والی مشین۔ مشینوں کے اوزار۔ ٹائیاں اور ریلوے کا سامان مہیا کرنا منظور کیا ہے۔ ہندوستان اس کے بدلے میں پٹ سن۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روئی کا گودڑ۔ السی کا تیل اور کالی مرچ ہنگری کو برآمد کرانا منظور کیا ہے۔ ہند کی برآمد کا اندازہ بیس لاکھ روپے لگایا ہے۔ جبکہ ہنگری کا مال ایک کروڑ دس لاکھ روپیہ کا ہوگا۔ (پ۔ پ۔ س)

درخواست دعاء!

محمد آباد اسٹیٹ کے مقدمہ اپیل کی سماعت ۲۰ اپریل سے شروع ہے سشن کورٹ نے ہمارے ماخوذ احباب میں سے دو کو حبس الدوام اور باقی ۹ کو ایک ایک سال قید کی سزا دی تھی۔ صحابہ کرام اور جماعت کے دیگر احباب کی خدمت میں ان کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی پرزور درخواست ہے۔